وجد من شئ مع أن المؤمن لا يقطع صلاته شئ"[ضعیف الجامع الصغیر للالبانی :٤٩٤٧]

الصنعانیؒ: نسخ کا قول کمزور ہے کیونکہ جمع ممکن ہے اور تاریخ معلوم نہیں۔[سبل السلام ١/٢٢٥،١/٢٢١]

الخطابیؒ: عورت، گدھا اور کالا کتا سامنے سے گزریں تو نمازی کے ذکر الٰہی کا سلسلہ توڑ دیتے ہیں اور دل کو نماز سے ہٹا دیتے ہیں۔ قطع نماز کے معنی یہی ہیں، نماز کو باطل کر کے دہرانے کو واجب کرنا مراد نہیں۔[معالم السنن ١/٤٦٠]

(۳) یہ چیزیں کبھی قطعِ نماز کا سبب بن سکتی ہیں۔ السیوطیؒ: کبھی ان چیزوں کے گزرنے سے نماز توڑنے کی نوبت بھی آسکتی ہے، کالا کتا زیادہ ضرر رساں اور خوفناک ہوتا ہے، جب نمازی اسے دیکھ لے تو نماز سے توجہ ہٹ جاتی ہے۔ کبھی اس کے خوف سے نماز توڑنے پر مجبور ہوتا ہے۔ پس اسے انجام کے لحاظ سے قطع کہا گیا ہے۔ اسی طرح عورت فتنہ بن جاتی ہے اور گدھا رینکتا ہے۔(نفع قوت المغتذی علی سنن الترمذی ١/٤٥١-٤٥٣)

❁ یہ توجیہ محل نظر ہے، کیونکہ نماز توڑنے کی نوبت ان چیزوں کے علاوہ سے بھی آسکتی ہے۔ پھر ایسی صورت میں قطع نماز کی صراحت کرنے کی کیا ضرورت؟! **واللہ أعلم**

ترجیح: جمہور علماء کا قول راجح لگتا ہے، کیونکہ سترہ سے متعلق کسی بھی حدیث میں یہ صراحت نہیں ملی کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے کسی کے گزرنے کی وجہ سے نماز دہرائی ہو یا ایسا حکم دیا ہو۔ **واللہ أعلم**

البتہ زیر درس حدیث کی روشنی میں یہ بات ظاہر ہے کہ مرد نمازی کے آگے عورت کے گزرنے اور کسی بھی نمازی کے آگے گدھے اور کالے کتے کے گزرنے یا ان کو گزرنے کا موقع دینے سے نماز کے ثواب میں نمایاں کمی آتی ہے۔

جبکہ مذکورہ تین اشیاء کے علاوہ بھی ہر گزرنے والے مرد، عورت، بچے اور جانور کی وجہ سے بھی اجر میں کمی کا واضح اندیشہ ہے۔ لہٰذا کسی کو بھی نماز کے آگے سے گزرنے نہیں دینا چاہیے، کیونکہ نماز میں توجہ معبودِ برحق جل جلالہ کی طرف مرکوز رکھنا بارگاہِ الٰہی میں قبولیت اور ہماری زندگیوں میں متقیانہ انقلاب لانے کے لیے ضروری ہے۔

یہی خشوع کے حصول اور ثواب میں کمی سے بچنے کی ایک اہم کوشش بھی ہے۔ **واللہ أعلم بالصواب**

❁❁❁❁❁

عقیدہ توحید

بدعت کی شرعی حیثیت

محمد حسن آصم صدیقی رحمہ اللہ

مزاراتِ☆ حضرات اولیاء کرامؒ کو پختہ کرنا اور گنبد بنانا:

قبر مسلمان کی برزخی رہائش گاہ ہے، اس کا احترام کرنا ضروری ہے اور اس کی توہین ہرگز درست نہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں: ''نهى رسول الله ﷺ أن يجصص القبر وان يقعد عليه وان يبنى عليه.'' ''رسول اللہؐ نے قبر کو چونہ گچ کرنے، اس پر بیٹھنے اور اس پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا۔'' (مسلم، جنائز، ح ۹۴، ۷/۳۷. احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ) ام سلمہؓ کہتی ہے کہ رسول اللہؐ نے قبر پر تعمیر کرنے یا اسے چونہ گچ کرنے سے منع فرمایا۔ (مسند احمد ۶/۲۹۹) الجِصّ والجَصّ فارسی میں چونے کو گچ کہتے ہیں۔ گچ چونے یا سیمنٹ کا مسالہ ہے جو اینٹوں کو جوڑنے اور پلستر کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے یہ امر ثابت ہے کہ حتی المقدور قبور کی توہین نہ کی جائے یعنی قبروں پر بیٹھنا، ان کو روندنا، وہاں قضائے حاجت کے لئے جانا اور قبروں کی شکل و صورت بگاڑنا۔ ان کے نشانات مٹانا سب ممنوع ہیں۔ (مسلم الجنائز : ۹۹، ابوداؤد : جنائز باب ۷۳)

رہا یہ سوال کہ قبروں کو پختہ بنانا یا ان پر گنبد وغیرہ تعمیر کرنا بھی کیا شرعاً مطلوبہ احترام میں داخل ہے؟ تو اس کا جواب ایک اطاعت شعار مسلمان کے لیے بالکل آساں ہے۔ اور وہ صرف یہ ہے کہ گنبد بنانا، نقش ونگار وغیرہ بنانا ہرگز احترام نہیں اور ان کے نہ بنانے میں ہرگز توہین نہیں۔ کیونکہ اگر ان چیزوں میں قابل قبول احترام ہوتا تو

☆ قرآن وحدیث میں ''قبر'' کا لفظ بکثرت آیا ہے، لیکن کسی بھی قبر کو ''مزار'' نہیں کہا گیا۔ حالانکہ مزار (مقام زیارت) کا لفظ بھی عربی ہے اور موت کی یاد کے لیے قبروں کی ''زیارت'' کی ترغیب بھی آئی ہے۔ ''مزار'' کی اصطلاح اہل بدعت نے عرس وغیرہ کی خاطر ایجاد کی ہے جس کا مقصد سماع موتی اور لقاء موتی کا تصور دلانا ہے۔ لہٰذا صحیح العقیدہ مسلمان کو اس لفظ سے ہی اجتناب کرنا چاہئے۔ نیز بہتر یہ ہے کہ افضل صحابہ کرام ؓ کے بعد بلا دلیل کسی معین شخص کو ''ولی اللہ'' کہنے سے احتیاط برتی جائے۔ واللہ اعلم (ابو محمد)